بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے
مابعد للعہ

نمبر ۴۹

کر ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۹

سلسلۃ الجدید جلد ۲

۱۹ ۔ شوال ۱۳۲۴ھ عـــــلیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء

سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔ ۲۰؎

معاونین درجہ اول جنکو ۱۲؎ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔۔۔ ۵؎

معاونین درجہ دوم جنکو ۸؎ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔۔۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔۔۔ غربار سے جنکی آمد ماہوار ۵؎ ہو یا کم صرف ۲؎ ۔ عام قیمت مابعد للعہ

فی پرچہ ۱؎ ۔ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ۔۔۔۔۔ ۲؎ افریقہ ۔۔۔۔۔ للعہ

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔۔۔ مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم ۔۔۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔۔۔ بادۂ عرفان ما ازجام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔۔۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔۔۔ جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔۔۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔۔۔ زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔۔۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔۔۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔۔۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔۔۔ ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔۔۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔۔۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔۔۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔۔۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب ۔۔۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس ۱۰ شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہوئے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہدان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہدان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج مین احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہوں جنہیں مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اب گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

کتبہ محمد حسین احمدی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورہ جمعہ و منافقون از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ مین بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کیا ہے	۴ر
نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب ۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب ۔ آیات قرآنی کی تفسیر ۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر مین چھپوائی گئی ۔	۸ ۔ر
اختیار الاسلام ۔ ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد مین ایسی عمدہ کتاب ہے ۔ کہ اس نے بہت سے آریون کے خیالات درست کر دئے ہین قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادین	حصہ اول ۱۲ر دوم ۶ ۔ر سوم چہارم ۱۲ر
لغات القرآن حصہ اول مولفہ سید عبد الحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو مین مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے ۔	عہ ر
لیکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور مین اسلام کی خوبیون کے بیان مین دیا ۔	۲ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کامن احمدی	"	۔ر
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمار آلہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتہم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصار موسےٰ مصنفہ بابو الہی بخش ۔ اس کتاب مین شیطانی اور رحمانی القار مین فرق دکہایا گیا ہے ۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وسواس الشیطان مصنفہ حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی ۔ بے فایدہ خط و کتابت کر نہین طرفین کا حرج ہے ۔

(۲) اُجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہین

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چہوڑنے کے واسطے اور کبہی کبہی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی ۔

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار رہیگا ۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا ۔

(۵) تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے ۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑہایا جاویگا ۔ اور جو لوگ زاید نرخ نا منظور کرین ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی ۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کر دے ۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکہا لے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نامناسب سمجھے تو اس مین مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار کو بند کردے ۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہین اس واسطے صرف گنجایش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۴۔ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

چند روز کا الہام - لو اقسم علی اللہ لابرّہٗ

ترجمہ - اگر خدا کی قسم کہاوے۔ تو خدا اُس کی قسم کو پورا کردے

۴۔ دسمبر ۱۹۰۶ء - یکرمک اللہ اکراماً عجیبا۔

ترجمہ - خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کریگا۔

پھر مجھے ایک مُہر دکھائی گئی جو میری ہے اُس مین لکھا ہے

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ - کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین۔

پھر الہام ہُوا

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ - کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین۔

پھر الہام ہُوا

مبارک باد

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہل بیت بخیر و عافیت ہین اور عموماً روزانہ صبح سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین۔

۲۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین۔

۴۔ مولوی حکیم فضل الدین صاحب واپس قادیان آگئے ہین۔

۵۔ اس ہفتہ مین حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ منشی غلام محمد صاحب لاہور سے۔ عبد السلام کاٹھ گڑھ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ایک ماہ کی رخصت پر یہان آئے ہوئے ہیں۔

۶۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کے گہر مین دختر نیک اختر پیدا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ عمر عطا فرماوے۔

۷۔ عبد الصمد طالب علم جو گہر سے ناراض ہوکر چلا گیا تہا۔ اور اس کی تلاش کے واسطے اشتہار دیا گیا تہا۔ بخیریت واپس آگیا ہے۔

۸۔ مقامی انجمن احمدیہ کا اجلاس ۲۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ہوا جس مین جلسہ پر آنیوالے احباب کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب تجاویز کی گئی۔

ریویو

چشمہ مسیحی - یہ کتاب حضرت اقدس ؑ کی تصنیف ہے۔ ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کا جواب ہے۔ پہلا ایڈیشن جلد ختم ہوگیا تھا۔ اس واسطے یہ سید عبد الحی صاحب عرب نے اسے دوسری بار بڑی تقطیع پر طبع کرایا ہے۔ قیمت ۳/

دینیات کا پہلا رسالہ - یہ رسالہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تصنیف لطیف ہے۔ سید عبد الحی صاحب نے دوسری بار چھپوایا ہے اس رسالہ مین نماز باترتیب درج ہے۔ اردو زبان مین تمام مسائل ضروری۔ مثلاً طریق وضوء نماز پڑہنے کا طریق۔ فرائض وضو و غسل و دیگر مسائل درج ہین۔ جو بچون عورتون مردون کے لئے مفید ہین۔

احمدی کامن بزبان پنجابی - یہ رسالہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے۔ تیسری بار عرب صاحب نے طبع کرایا ہے مولوی صاحب موصوف کو اس پیرایہ مین عورتون کو وعظ کرنے کا خاص ڈھنگ آتا ہے۔ اسی کے مطابق یہ رسالہ لکہا ہے۔ عورتون کے لئے بڑا مفید ہے۔ قیمت ا/

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

قاضی کی قضاء

جیسے اخبار کے کسی پچھلے پرچہ مین قاضی عبدالعزیز تہانیسری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ مین خلیفہ وقت ہوں۔ جب مین نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا تھا۔ کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتون کا کیا نوٹس لیا جائے۔ اُسے مخاطب کرنا بھی گویا اس کی وقعت بڑہانا اور اپنا وقت عزیز رائیگان کھونا ہے۔ لیکن جب اس ناخدا ترس بھیڑیئے نے جو بھیڑ کا بھیس بنا کر داخل سلسلہ ہوا تھا۔ ہمارے امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامت کے خلاف اہلحدیث کے تازہ ترین پرچہ مین کچہہ بکواس بک کر کھلے کھلے ارتداد سے اپنے خبث باطن کا بین ثبوت دیا تو پھر مجھ سے نہ رہا گیا۔ اس واسطے مین مجبوراً بحکم ضرورت پیارے بدر کے چند کالمون کا خون کرتا ہوں۔ جو بصورت دیگر کسی اور مفید تر مضمون مین صرف ہوتے۔

یہ بیان کرنا بخدائے لایزال۔ نہ برنبائے تعلی ہے نہ بطور مبالغہ۔ نہ بغرض دل آزاری۔ اور نہ بوجہ عداوت کہ امرتسر بھر مین مجھ سے زیادہ اس شخص کے حسن قبح سے واقف ہونے کا شاید ہی کسی اور کو موقعہ ملا ہوگا اور اسی لئے مین اس کی خرافات کو لفظ بلفظ درج کرنا ضروری نہین سمجھتا۔ کیونکہ ان مین بجز اُس عام گند کے اور دھرا ہی کیا ہے جو اس کے دوسرے بھائی حضرت مسیح موعود کے مخالف اور مُرتد بکتے آئے ہین۔ سو ان محض واقعات نفس الامری نذر ناظرین کرنا چاہتا ہون تاکہ پبلک خود اندازہ کر سکے کہ بدنصیب تھانیسری کی بیعت کی اصلیت کیا تھی اور اس کے ارتداد کی وجوہ کیا کچہہ ہوئین اور اب اس کا اتنی جلدی دین حق سے پھر کر اس طرح بے باکی کے ساتھ علم بغاوت و عداوت بلند کرنا سلسلہ عالیہ کے حق مین کہان تک مضر ہو سکتا ہے؟

یہ نامراد قاضی اب سے چند ماہ قبل نہایت شکستہ و ازردہ حالت مین وارد امرتسر ہوا۔ کسی ہندوستانی حاجی کے ہان جو شاید چمڑے کے سوداگر ہین یا کیا مجھے ٹھیک ٹھیک علم نہین۔ اس کو پانچ روپے مہینہ اور دو وقت کی روٹی پر لڑکے پڑہانے کی نوکری مل گئی تھی۔ میرے ساتھ ملاقات کی تقریب یہ ہوئی۔ کہ اول اول جب یہ شخص میری دکان پر آیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ کتابین بکاؤ ہین اگر تمہین ضرورت ہو تو لے لو۔ مین نے اس بارہ مین چند ضروری باتین دریافت کین تو کہا کہ مین انبالہ چھاؤنی مین سڑک پر بیٹھ کر قصے کہانیان بیچا کرتا تھا بعض ملان مولوی نے کہا ان کا بیچنا شرعاً ممنوع ہے اس واسطے مین نے یہ کام چھوڑ دیا۔ اور اب یہان نوکری پر گزارہ کر کے اندر ہی اندر کتابت سیکھون گا تاکہ اس وجہ معاش سے زندگی بسر کر سکوں۔ مین نے جواب دیا کہ میری رائے مین تجارت یا دوکانداری نوکری یا کتابت سے کہین بہتر تھی۔ دوکانداری شروع شروع مین خواہ کتنے ہی ادنےٰ پیمانہ پر ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ اور سعی و جزرسی سے کام کیا جاوے۔ تو بالآخر اس مین بہت کچھ ترقی کی امید کی جا سکتی ہے۔ آپ نے ایسا مفید کام کیوں چھوڑا۔ بالفرض اگر آپ کے پاس بحالت موجودہ واہیات قصے کہانی کی ہی کتابین تھین۔ تو یہ ہو سکتا تھا کہ آیندہ کو خرید ان کی بند کر دیتے اور صرف اچھی کتابین بڑہاتے رہتے یا اگر نفس کتب فروشی سے ہی تمہین نفرت ہو گئی تھی۔ تو آہستہ آہستہ کتابین کم کرتے جاتے اور بساط خانہ کا سامان دوکان مین شامل کرتے رہتے۔ بہرحال آپ نے بُرا کیا۔ اور میرا تو اس بات سے بھی جی دکھتا ہے کہ مین ایک ایسے شخص کا مال لون جو اپنا کاروبار بند کرنے لگا ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ اس مین آپ کو خسارہ بہت ہوگا خواہ مین اپنی طرف سے کیسی ہی نرمی و رعایت سے کام لون کیونکہ آپ کا یہ مال پرانا ہے اس جگہ اس کے بکنے کی امید کم ہے اور مجھے اس کی ضرورت نہین۔ خیر قصہ مختصر مین نے جو جو کتابین پسند آئین۔ حتی الوسع واجبی نرخ پر یعنی بازاری نرخ سے کچھہ ہی کم پر لے لین محض اس خیال سے کہ یہ شخص مسکین و کم گو سا معلوم ہوتا ہے کسی اور دوکاندار کے قابو چڑھ گیا۔ تو روپے کی چوانی بھی شاید ہی اس کے پلے ڈالے۔ چنانچہ باقیماندہ کتابوں مین اس کی اپنی حماقت سے یہی کچھ ہوا۔ ورنہ مین نے کہدیا تھا۔ کہ جب دام وافر ہون گے۔ یہ باقی کتب بھی مین ہی لے لون گا۔ گو یہ میری پسند کی نہ ہون۔ لیکن مین تبادلہ مین کسی اور دوکاندار کو دیدونگا۔ جس کے مطلب کی ہون گی۔ اور آپ نقصان سے بچ جائین گے گر خیر اس شخص نے نہ مانا اور باقی ذخیرہ پیسون کی ضرورت مین کوڑیون کے مول بہا دیا اور خدا شاہد ہے کہ میرا منشا اس کی کتابین لینے سے محض یہ تھا۔ کہ ایک مسکین اور غریب الوطن آدمی کو کچھ دام ہاتھ لگ جائین۔ رہا میرا معاملہ۔ اگر خدا تعالےٰ کو میری نیت کے صلہ مین نفع دیتا ہے تو کچہہ نہ کچہہ فایدہ بالآخر ہو ہی رہے گا۔ ورنہ جہان اور اتنا ذخیرہ ہے۔ ان ہی مین کچہہ کتابین یہ بھی سہی۔

ناظرین گھبرائین نہین مین نے یہ طول طویل کہانی عبث نہین چھیڑی۔ اس تفصیل واقعات سے مجھے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ یہ شخص کس پایہ کا آدمی ہے اور اس کے ارتداد و مخالفتِ امام علیہ السلام کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔

خیر! چونکہ اس تقریب سے میری اور قاضی عبدالعزیز کی ملاقات ہو گئی تھی۔ یہ شخص بعد مین بھی دوکان پر آتا رہا۔ اکثر روزمرہ ایک بار اور کبھی کبھی دن مین دو دفعہ اسی اثنا مین سلسلہ احمدیہ کی گفتگو بھی گاہ گاہ درمیان مین آنے لگی بس کہ میرے ہان بفضلہ قریباً ہمیشہ چرچا رہتا ہے۔ مین نے وقتاً فوقتاً اپنے امکان بھر حق تبلیغ ادا کیا۔ یہ شخص بظاہر بعض باتون مین اپنے آپ کو محقق طبع۔ حق جو اور حق گو ظاہر کرتا تھا اور آہستہ آہستہ دعاوی حضرت مسیح موعود کو تسلیم کرتا رہا۔ کئی دفعہ یہ بھی ارادہ ظاہر کیا کہ مین قادیان جانا چاہتا ہوں۔ اور آخر نوبت باینجا رسید کہ چند پیاریون کے چندے سے اس کے آمدورفت کا بندوبست ہو گیا۔ اور قاضی عبدالعزیز (شاید ستمبر) مین حضور علیہ السلام کی بیعت بھی کر آیا۔ لیکن ساتھ مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوتا تھا کہ اس نے اپنا منافقانہ رنگ اب بھی نہین چھوڑا جس کی تفصیل کسیقدر یہ ہے کہ کبھی نماز ہم لوگون کے

ساتھ نہیں پڑھی جہاں ملازم تھا وہاں اپنی بیعت کا برابر اخفا کرتا رہا۔ تاوقتیکہ انہوں نے اس کے پاس بعض احمدی سلسلہ کی کتابیں دیکھ کر اسے تنگ نہ کیا اور بعض موقعوں پر مخالفین کے سامنے جو میری دوکان پر ہوتے کچھ ان کی سی باتیں کہتا تاکہ ہماری ساتھ اس کا ہم مذہب ہونا نہ پایا جائے۔ اور نیز حضرت اقدس کے بعض دعاوی کے متعلق اس قدر جلدی بعض شکوک و شبہات کا ہونا بھی ظاہر کرنے لگا چنانچہ آخر میں تو اس نے ایک روز صراحۃً کہدیا کہ میں "مرزا" کے مذہب کی طرف سے بعض شکوک کی بنا پر کچھ مذبذب سا ہو گیا ہوں۔

واضح رہے۔ کہ مرید ہو کر آنے کے بعد یہ شخص حضرت اقدس کی نسبت اکثر "مرزا" کا ہی لفظ استعمال کیا کرتا تھا جو مجھے ناگوار گذرتا۔ اور ایک دن میں نے ٹوک بھی دیا کہ اس عظمت و شان کے انسان کو ایسے روکھے لفظ سے یاد کرنا سراسر سوء ادب ۔۔۔ کی دلیل ہے خصوصاً جبکہ تم اسے اپنا امام و مرشد بھی کہہ چکے ہو۔ اس وقت سے یہ فریب خوردہ کٹھ ملاں اس بارہ میں کچھ کچھ احتیاط کرنے لگا۔

جب اس شخص نے آخر میں رکتے رکتے اظہار شکوک کیا تو میں نے کہا کہ تذبذب کیحالت اچھی نہیں ہوتی۔ شکوک کا مواد اندر ہی اندر انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتا ہے اور اصل حالات کا علم نہ رکھنے کے باعث جو بدظنی پیدا ہو وہ اکثر خطرناک معصیت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے تم اپنے شبہات پیش تو کرو۔ گو میں کسی لائق نہیں اور نہ اس کا اہل ہوں۔ کہ علمائے محققین کی طرح امور متعلقہ سلسلہ میں آپ کی خاطر خواہ تسلی کر سکوں۔ لیکن ممکن ہے شاید اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور میں ہی وہ شکوک رفع کر دوں۔ ورنہ لکھ کر حضرت حکیم الامت کی خدمت میں بھیجدئے جائیں گے۔ اس پر اول تو یہ شخص برابر ٹالتا ہی رہا کہ اچھا تم ایسا ہی مجبور کرتے ہو۔ تو لکھ کر دکھلا دوں گا۔ میں نے پھر باصرار کہا کہ بھلا مشتے نمونہ از خروارے۔ بہت سوں میں سے ایک دو تو سہی تو قاضی جی نے فرمایا۔ کہ بعض الہامات کی صداقت ماننے میں مجھے تأمل ہے۔ میں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے، تم جیسا آدمی جس کو یہ دعویٰ ہو کہ میں نے بڑی چھان بین اور قرآن حدیث کی تحقیق کے بعد عین ضرورت حقہ پر اس امام کو مانا ہے۔ اتنی ذرا سی بات پر دیکایک ایسی خطرناک ٹھوکر کھائے اور بغیر کسی سے پوچھے گچھے اور بلا کسی سے رفع کئے

اپنے آپ ہی فیصلہ کر بیٹھے۔ کہ ایک یا چند الہاموں کی اصلیت سمجھ میں نہیں آتی۔ تو وہ تمام (ہزارہا) صداقتیں اور نشانات بھی اب ماننے کے قابل نہیں رہے۔ جنپر بڑی بصیرت کے ساتھ خوب ٹھوک بجا کر ایمان لائے تھے۔ الہاموں میں سے بعض آیندہ پیش آنیوالے واقعات کے متعلق پیشگوئیاں ہوتی ہیں اور ان کی نسبت پہلے سے کوئی حکم لگانا یا بدگمانی کرنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اس کلام میں محکمات اور متشابہات دو قسم کی آیات ہیں۔ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پہلے انہی کے پیچھے پڑتے ہیں۔ لیکن جو "راسخون فی العلم" ہیں۔ وہ محکمات سے تمسک کرتے اور باقی پر بالاجمال ایمان لا کر یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور ہمارا سب پر ایمان ہے۔ لیکن قاضی جی! افسوس ہے کہ آپ بعض جزوی امور کے باعث جو متشابہات کی ذیل میں ہیں اُن بے شمار عظیم بالشان نشانوں اور تائیدی دلائل کو نظر انداز کرتے ہو جو بمنزلہ آیات محکمات کے ہیں آخر بتاؤ تو سہی وہ کون سے الہامات ہیں؟ اتنی مغز زنی و سر دردی پر بدقت تمام آپ نے ایک یہ شبہ بیان کیا کہ ایک تازہ الہام میں جو "مرزا جی" نے اپنی عمر میں خدا کی طرف سے بیشی کا ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس سے حدیث جھوٹی پڑتی ہے[1]۔ میں نے کہا یہ تو کوئی بڑا شبہ نہیں۔ اگر تمہاری تسلی نہ ہو تو بعد میں قادیان سے بھی تحریری طور پر اس کا جواب منگا دیا جائیگا۔ مگر پہلے میری تو سن لو۔ اپنی سمجھ کے مطابق تمہارا سوال حل کرتا ہوں شاید وہی صحیح ہو اور تم مان جاؤ۔ دیکھو اگر تم اس الہام سے قبل کی اور ہزاروں باتوں میں "مرزا" کو منجانب اللہ مرسل صادق مان چکے ہو۔ تو یہ الہام بھی لامحالہ خدا کی طرف سے ماننا پڑیگا۔ پس خدا کا کلام تو جھوٹا نہیں ہو سکتا لہذا ممکن ہے کہ یا حدیث وضعی ہو ورنہ تاویل طلب ہو اور ان دونوں سے بھی قطع نظر کر کے اس چھوٹے سے نکتہ پر کیوں نہ غور کیا جاوے۔ کہ الہام میں عمر بڑھانے کا ذکر ہے تو لفظ بڑھانا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اصلی عمر معینہ کچھ اور تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت مطلق اور کسی حکمت برحق سے مزید تائید و نصرت اسلام کیخاطر اس امام پاک کی عمر میں اپنی خوشی چند سال کا اضافہ فرما دیا اس میں حدیث جھوٹی کہاں پڑی اور حرج و نقصان کون سا

عاید ہوتا ہے۔ گو اس شخص سے میری تقریر کا کچھ معقول جواب نہ بن پڑا لیکن اس نے اس پر اظہار تسکین بھی نہیں کیا اور نہ باوجود بار بار کہنے کے اور کوئی اعتراض نہ پیش کیا۔ صرف لکھ کر دینے کے جھوٹے وعدوں پر ہی ٹالا جو آج تک پورے ہوتے ہیں اور جن کے بجائے اب وہ محض ان سفیہانہ حملوں پر اتر پڑا ہے۔ جن میں وہ اغلباً ڈاکٹر عبد الحکیم جیسے مرتد مکذبین کا نقال یا کاسہ لیس ہے اور چونکہ اس بدنصیب شخص نے نقط خفیف سے شکوک کی بنا پر جو خدا کے فضل سے بسہولت رفع کئے جا سکتے تھے اگر اس کی قسمت میں ہوتا۔ بعد تعالےٰ کے ہزارہا نشانات سے منہ موڑا اور اس کے ایک انعام و احسان عظیم کی ناقدری کی اس واسطے وہ مستوجب بھی اسی کا تھا۔ کہ اس کا ایسا ناپاک حشر ہو۔

میں یہ کہتا ہوں کہ نہا میری عبد العزیز جیسے ناچیز۔ کس مپرس اور بے حقیقت آدمی کے اضغاث احلام کی ان لوگوں کے دلوں میں کیا وقعت ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود جیسے مشہور خلائق۔ برگزیدہ حق کے ہزارہا نشانات و الہامات کو مدت سے نہایت جسارت کے ساتھ جھٹلا رہے ہیں پھر اس عقل کے دشمن نے کیا سوچکر یہ ڈھنگ نکالا۔ اگر اس نے پہلے ہی سے مرتد ہونے کی ٹھان رکھی تھی۔ تو بیعت کرنے کی کیا ضرورۃ تھی۔ یونہی زمرۂ مخالفین میں شامل ہو جاتا جہاں اور ہزاروں لاکھوں بدنصیب حضرت مسیح موعود کی تکفیر و تکذیب پر کمربستہ ہیں۔ انہی میں ہم اس فریب خوردہ شیطان کو سمجھ لیتے۔

یہ شخص اکثر مجھے اپنے خواب سنایا کرتا تھا۔ اس واسطے میں یہ نہیں کہتا کہ اہل حدیث میں اس نے جو کچھ بکواس کی ہے۔ وہ افترائے محض کی بنا پر ہے ممکن ہے کہ اسے ایسے خواب واقعی دکھلائی دئے ہوں لیکن جیسا کہ میں اس کو پہلے بھی بارہا سمجھا چکا ہوں۔ اس نازک مقام پر القار شیطانی کی بڑی بڑی ٹھوکریں لگا کرتی ہیں۔ بین نشانات و تائیدات آلہی پر ایمان لا چکنے کے بعد ایسی باتوں سے بھاگ کر صراط مستقیم کو چھوڑنا سراسر بدنصیبی اور قہر عذاب کا مورد بننے کی نشانی ہے۔

یہ حسن ظن رکھکر کہ شاید بدنصیب عبد العزیز نے یہ خواب

[1] عمروں کا بڑھنا خود حدیث سے ثابت ہے۔

اپنی طرف سے گھڑے ہوں بلکہ شیطان نے حسب عادت اس کو دکھلائے ہوں میں یہ جتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جب نفاق۔ بدگمانی اور عدم اطمینان شروع سے اس شخص کے لازم حال تہا تو شیطان الرجیم کی شیطنت سے قطع نظر خود خدائے حکیم وعلیم کی طرف سے بھی اس کی یہ آزمائش ضروری اور لازمی تھی تاکہ اگر اس پر بھی نفاق کے گند سے نکلنے کی سعی نہ کرے تو امام برحق کی جماعت سے نکل جاوے اور الحمد للہ ایسا ہی ہوا کہ بہت ہی جلد بلا تکلیف مزید کے وہ اس باغ سے باہر پھینکا گیا۔

اب اخیر میں وہ عجیب راز سربستہ بھی کھولے دیتا ہوں جو غالباً اس شخص کے ارتداد کی علت غائی معلوم ہوتا ہے یہ شخص میری دوکان پر روٹی کمانے کے آئے دن نئے نئے منصوبے گانٹھا کرتا تھا (جس کا گواہ میرا ایک عزیز مسمی سید اسحق علی نجف گڑہی موجود ہے۔ جو احمدی نہیں اور جس سے ہر شخص حلفیہ میرے بیان کی تصدیق کر سکتا ہے۔ اس کی عادت صاف گوئی سے ہرگز اُمید نہیں کہ میری خاطر جھوٹ بولے) کبھی کہتا کہ تہانیسر کے میلہ پر قصے کہانی کی کتابیں بیچیں تو بہت فائدہ ہو کبھی تعویذ گنڈوں کی تجویز کرتا۔ کبھی یہ کہ معمولی دوائیں جڑی بوٹیاں وغیرہ رکھکر حکیم بنیں۔ کبھی یہ کہ چند اخبار والوں کا ایجنٹ بنکر اخبار بیچا کروں۔ غرض کبھی کچھ کبھی کچھ۔ چنانچہ پیسہ اخبار کے دفتر سے تو اس نے ہمیں اس بارہ میں خط وکتابت بھی کی تھی۔ جس کے متعلق کوئی تحریر بھی میری دوکان میں پڑی ہوئی تلاش کرنے سے اُمید ہو ملجائیگی اور حکیم بننے کے شوق میں جو چند طب کی کتابیں میری دوکان سے لی تھیں ان کی قیمت بھی تا حال ادا نہیں کی وغالباً ان کے عوض سلسلہ احمدیہ کی وہ چند کتابیں چھوڑ گیا ہو۔ جس کی نسبت میں نے کہا تہا جو تہوڑی سے دام تمہاری طرف باقی ہیں ان کی ضمانت میں تو مجھے ان کے رکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جب ہاتھ میں ہوں دیدینا ہاں اگر اب تم کو ان کی ضرورت نہ ہو اور بیچ ڈالنا چاہتے ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ جس کا فیصلہ ہو جانا مناسب ہوگا۔ اس کے جواب میں کہا کہ نہیں میں نے یونہی تمہارے ہاں رکھدی ہیں کہ جن کا نوکر ہوں۔ ان کو میرے "مرزائی" ہوجانے کا پتہ لگ گیا ہے وہ دیکھ پائیں گے تو تلف کر دینگے وغیرہ " مجھے خبر نہ تھی کہ اس کے ایمان کو ارتداد کا کیڑا لگ چکا ہے اور عنقریب یہ شخص پیسہ اخبار اور اہل حدیث جیسے مخالفین کے ذریعہ اس کا اعلان کرنیوالا ہے چنانچہ پیسہ اخبار والا مضمون تو اس نے امرتسر ہی سے لکھ بھیجا تھا جس کا حال مجھے بعد میں عزیز اسحق علی نے بتلایا کہ قاضی کہتا تہا۔ " کہ میں پیسہ اخبار میں اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور اب جب تک امرتسر میں ہوں تمہاری دوکان پر نہیں آؤنگا۔ ورنہ ماسٹر جی (یعنی خاکسار راقم مضمون ہذا) میری اس مضمون (اعلان خلافت) کے نظر سے گذرنے پر قائل معقول کریں گے۔

بھلا جو شخص اتنا بڑا دعوےٰ کرے جس کا وہ اہل بھی ہو۔ یعنی فی الواقع منجانب اللہ مامور خلافت ہوا ہو۔ اس میں اخلاقی جرأت اتنی ہی ہونی چاہیئے کہ مجھ جیسے ہیچمدان کے سامنے پڑنے کا ہی حوصلہ نہ رکھے اور تاب نہ لائے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پس قطع نظر اس سے کہ دیگر چند در چند قرائن قویہ سے بھی اس کا یہ ارتداد سراسر اس کی بدنصیبی۔ شامت اعمال اور اغوائے شیطانی کا نتیجہ ہے مجھے اس کے سلسلہ حقہ سے منہ موڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک پریشان روزگار آدمی ہے۔ اس نے محض پیٹ پالنے کا یہ حیلہ نکالا ہے کہ مسیح موعود کی مخالفت سے لوگوں میں ایک امتیاز حاصل ہوگا۔ اور گو وہ گنتی کے چند روز نہایت گمنامی۔ اخفا اور بزدلی کیساتھ مبائعین مسیح موعود میں شامل رہا۔ لیکن اس چال سے ارتداد کا فخر وشرف تو حاصل ہو ہی گیا جس کی مخالفین "مرزائی" اخلاقی طور پر قدر رکہتے ہیں۔ لہذا فریب خوردہ قاضی نے سوچا۔ کہ اس طرح میرا دھندا خاصہ چل پڑیگا اور جھوٹ موٹ کی خلافت کی بھی نیو جم جائیگی۔ منجملہ دیگر حیل معاش کی پیری مریدی کا شوق بھی آپ کو کبھی کبھی چرآتا ہی تھا۔ جس کا گواہ میرا وہی عزیز موجود ہے۔

غرض جہاں تک میرا علم اور میری سمجھ کام دیتی ہے قاضی عبد العزیز تہانیسری کے بیعت کرنے اور پھر مرتد ہو کر تکذیب ومخالفت حضرت مسیح موعود کا بیڑا اٹھانے کی اصلیت اور غرض وغایت یہ کچھ ہے جو میں نے عرض کی۔ اب اس سے پبلک خود اندازہ کر سکتی ہے کہ وہ کہاں تک سچا ہے۔ مرزا صاحب کا کیسا مخلص اور کتنا پرانا مرید تھا۔ اس کو یہ حیلہ شہرت طلبی اور حصول معاش کا کن وجوہ سے اختیار کرنا پڑا۔

ان تمام تفصیلی سمع خراشیوں کو ایک طرف رکھکر میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ شخص سری سے ہی بیعت نہ کرتا تو اچھا رہتا کہ کم از کم اس حسن ظن کے ثواب کا مستحق تو ہوتا جو اس کو شروع میں آثار واحادیث کی بنا پر حضور علیہ السلام کی نسبت تہا اور اب تو گویا اپنی عاقبت خراب کرنے کے لئے آپ گڑھا کہود رہا ہے جس کی جانب قضا اُسے کھینچے لئے آتی ہے اور اسی مناسبت سے میں نے اپنے مضمون ہذا کا عنوان **قاضی کی قضا** تجویز کیا ہے۔

خدا شاہد ہے کہ اس شخص کی ظاہرہ مسکین مزاجی وغیرہ کا لحاظ کر کر میں اس کے خلاف یہ دندان شکن جواب دینے والا ہرگز نہ تہا مگر اس نے اہل حدیث میں حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم صاحب دام ظلہم کی شان میں جو سخت اہانت آمیز کلمات لکھے ہیں انہوں نے مجھے اس تحریر پر مجبور کر دیا۔ اس نے حکیم صاحب کی موت کی خبر دی ہے اس مسخرہ سے کوئی پوچھے۔ کہ ان کے بلکہ خود حضرت صاحب کے ہمیشہ جینے کا دعویٰ کون احمق کرتا ہے؟ یہ ظاہر ہے کہ ایک نہ ایک دن سب کو مرنا ہے۔ جب رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے برگزیدگان خاص ہی نہ رہے۔ تو مسیح موعود اور حضرۃ حکیم الامت تو ان کی شریعت کے خادم ہی ہیں یا کوئی فوق الفطرۃ ہستی؟ جو حی لایموت خدائے لایزال ولم یزل کے سچے پرستار ہیں۔ وہ تو کسی مامور یا خادم دین کے مرنے یا مرنے کی قبل از وقت خبر ملنے سے اسلام کو چہوڑتے نہیں۔ ہاں قاضی عبد العزیز جیسے حیلہ جو۔ ناخدا ترس۔ بندۂ شیطان وشکم کو اسلام کیا خدا تک کے ترک کر دینے سے کون روک سکتا ہے مگر میں ساتھ ہی یہ بھی پوچھتا ہوں۔ کہ مولوی نور الدین صاحب تو خیر جلدی یا بدیر فوت ہو جائیں گے لیکن کیا عبد العزیز کو اپنے ہمیشہ جینے کا بہروسہ ہے۔ ہمیشہ نہ سہی آس دعوائے خلافت پر وہ معمول سے زیادہ بلکہ معمول عمر پانے کا ہی دعویٰ کرے۔ ہم بہی تو دیکھیں مفتری علی اللہ کہاں تک مہلت پاتا ہے۔ (باقی انشاء اللہ پھر۔ اگر ضرورت ہوئی)

خاکسار احمد حسین فرید آبادی۔ مینجر رفیق الجنبی

امرتسر

جن خریداروں سے قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء
۳۱ دسمبر ۱۹۰۶ء تک دفتر میں نہ پہنچ جائیگی اُنکے نام اخبار بند کیا جاویگا

دجّال

(رقم زدہ میاں معراج الدین صاحب عمر)

بنوں سے مسیحی مذہب کا ایک ارگن "اخبار تحفہ سرحد بنوں" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ جس کے مالک و منیجر پادری ٹی ایل پینل ڈاکٹر اور ایڈیٹر مسٹر پیارے لال شاکر ہیں۔ اُس کے ۲۳۔ نومبر کو ایڈیٹوریل میں ایک مضمون بعنوان "دجّال" چھپا ہے ایڈیٹر صاحب نے راقم مضمون کو "قابل مضمون نگار" اور "محقق" کا خطاب دیا ہے اور مضمون کی تعریف میں لکھا ہے۔ کہ "مدلّل بحث کی گئی ہے" اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مرزا اور اس کا گروہ بغور اس کو پڑھے اور قابل مضمون نگار کی داد دے"۔ چونکہ لائق ایڈیٹر صاحب نے خصوصیت کے ساتھ حضرۃ مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی جماعۃ کو مخاطب کر کے تاکید فرمائی ہے۔ کہ اس پر غور کریں اور "قابل مضمون نگار" کی داد دیں۔ اِس لئے ہم ان کی درخواست کو بڑے شوق سے قبول کر کے اس مضمون پر غور کرتے ہیں اور ان کے "قابل مضمون نگار" کو وہ داد دیتے ہیں جس کے وہ حقیقت میں مستحق ہو سکتے ہیں۔

ہم داد دیتے ہیں کہ بے شک اپنے مسیحی بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے میں "مضمون نگار" صاحب نے واقعی بڑی وفاداری اور قابلیّت دکھلائی ہے اور اپنے متقدمین کی روحوں کو خوش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے وہ لوگ تو اپنے مذہب کی خاطر ایسا وحشی پنا اور درندگی دکھلاتے تھے۔ کہ بے شمار انسانوں کا ناحق خون گرا کر زمین کی سطح پر خون کی ندیاں چلایا کرتے تھے چنانچہ ہسپانیہ کی ان کویزیشن اور رُوم و مصر میں عیسائی مذہب کی اشاعت کے کارنامے اور صلیبی جنگوں کے ایام میں یروشلم کی چند روزہ فتح و خیرہ کی خونریز دن کے دردناک مظالم تواریخ کے اوراق میں اُن کی زندہ یادگاریں موجود ہیں پر اب جب کہ گردش زمانہ نے پادریوں کے ہاتھوں سے تیغ و تفنگ چھین لی ہوئی ہے اور وہ خونریزی کی طاقت معطّل ہو گئی ہے۔ تو ان کے یہ پس ماندے اس آبائی جوش کو اگر زبان کی تلوار سے نہ نکالیں تو کیا کریں لیکن افسوس ہے کہ اونہوں نے رفتار زمانہ کو نہیں سمجھا کہ جس طرح اس زمانہ نے ان کے آبائی جوش تیر و تفنگ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اسی طرح یہ روشنی اور علوم کا زمانہ اون کی آبائی ناواقفیت اور بے سمجھی کی بھی دال نہیں گلنے دیتا۔ اگر اسلامی ٹکٹ لی سے ناواقفیّت کی وجہ سے ان قابل شرم نامعقو باتوں کے لکھنے سے مضمون نگار صاحب کوئی عذر بھی پیش کر سکتے ہوں تاہم اپنے یسوعی دین سے ایسی ناواقفی اور نادانی پبلک میں پیش کرنے کی جُرأت نہ کرتے جس نے اون پر توخیر ایک عیسائی اخبار پر بھی دھبّہ لگا دیا ہے۔

ہم اِس بات کی بھی اون کو داد دیتے ہیں کہ اونہوں نے لفظ "دجّال" کی ایسی تشریحات وضع کی ہیں جن کا سچّا مصداق قرار پائیں گے ہیں نے انصاف کے رُو سے ان کے اپنے مثلث خدا اور یا یسوع مسیح سے بڑھ کر کوئی دوسرا مستحق ثابت ہی نہیں ہو سکتا۔ وہ لکھتے ہیں۔ "کہ قیامت نہ ہو گی جب تک دجّال کا ظہور نہ ہو گا جس کے خاص تین نشان ہیں۔ اوّل دنیا کے تمام معبودوں کا مخالف دوئم۔ دعوے خدائی۔ سوئم۔ معجزات و عجائبات کا ادعا۔ یہ نشان تو انجیل میں ہیں"

ہمیں یہ تحقیقات منظور ہے۔ کہ عیسائی مسلمات کی رُو سے دجّال سے فی الحقیقت کیا مراد ہے اور اس کے نشانات و علامات کیا ہیں؟ اور ان کے رُو سے حقیقتاً ان کا مصداق اور موضع کون ہو سکتا ہے؟ اور مُسلمانوں کی کتب میں صحیح طور پر دجّال کے معنے۔ حلیہ۔ حال۔ اور نشانات کیا کیا لکھی ہیں؟ اور اون کا کون مصداق ہے؟ لیکن ان امور پر غور کرنے کو ملتوی کر کے آئندہ پر چھوڑ کر سب سے پہلے ایڈیٹر صاحب "اخبار تحفہ سرحد بنوں" کی درخواست کی تعمیل میں ان کے "قابل مضمون نگار" صاحب کے پیش کردہ نشانات پر غور کرتے ہیں اور اِس بات کی تحقیق کرتے ہیں کہ اُن کے رُو سے "دجّال" کون ہے!

"قابل مضمون نگار" صاحب نے دجّال کا پہلا نشان "دنیا کے معبودوں کا مخالف" لکھا ہے۔ جہاں تک سیاق سباق عبارت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس جگہ لفظ "مخالف" سے مراد مضمون نگار صاحب کے "دشمنی" اور "عداوت" کے سوا کچھ اور معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اب سب سے پہلے اس نشان کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے "مخالفت" کے مفہوم پر غور کرنا ضروری ہے۔

اصل جڑھ مخالفت کی یوں پیدا ہوتی ہے کہ جب ایک شخص دوسرے کے حقوق یا مملوکات یا اعزاز وغیرہ تعدی سے تصرف یا مساوات حاصل کرنے کی کوشش کر کے اس کو کامل یا بعض حقوق سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ تو ان دونوں کے درمیان اس وجہ سے ایک ایسی کشیدہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے ایک دوسرے کا مخالف بن جاتا ہے۔ ایسی مخالفت کے لئے ضروری ہے کہ مخالف کی نسبت اس کے پوزیشن میں ہمسری اور کسی رنگ میں مساوات بیان کی جاوے۔

ساری کائنات پر نظر کر کے اور گذشتہ اور موجودہ تواریخ دنیا سامنے رکھ کر ہمیں اسی نتیجہ پر آنا پڑتا ہے۔ کہ غالب طور پر تمام دنیا کا سب سے بڑا اور مسلم معبود صرف ایک ہی ہے جس کو خدا اور اس کے مترادف اسماء سے یاد کیا جاتا ہے ہاں اس میں شک نہیں بعض نادان اقوام نے غیر از خدا بھی کئی قسم کے معبود بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن معبودوں سے مخالفت کرنے کی طبعاً اوسی کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ جن کے مرتبہ

عبدالکریم

خود معبود بننے کی خواہش پڑی ہو اور جو دوسرے معبودوں کے حقوق اور اعزاز پر تصرف یا مساوات حاصل کرکے ان کو کامل یا بعض حقوق و اعزاز سے محروم کرنا چاہتا ہو۔ اور اوسی کو معبودوں سے مخالفت کا خیال بھی ہوسکتا ہے۔ جو اپنی معبودیت کی پڑی جمانے کا آرزومند ہو۔ لیکن جو شخص ان اعزاز اور حقوق کے لئے طمع ہی نہین رکھتا۔ اس کی نسبت کیونکر گمان ہوسکتا ہے۔ کہ وہ گویا معبودون کا مخالف ہے۔ پہر ہم یہ بات عام طور پر مروّج دیکھتے ہین کہ اکھاڑے کے سب سے بڑے پہلوان سے مقابلہ کی درخواست اس لئے کی جاتی ہے۔ اُس پر فتح پانے سے اس اکھاڑے کے تمام چھوٹے پہلوانون پر فتح متصوّر ہوتی ہے۔

اب "قابل مضمون نگار" صاحب کے نشان زیر بحث کا مصداق ثابت کرنے کے لیے دو امیدوار ہمارے پیش کئے جاتے ہین جن مین سے ایک کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو آجکل زندہ ہے اور مسیح موعود اور مہدی موعود وغیرہ عہدوں پر مامور ہونے کا مدعی ہے۔ اور دوسرے کا نام یسوع مسیح ناصری ہے۔ جس کو فوت ہو کر مردون کے درمیان آرام کرتے ہوئے اُنیس صدیان گذر گئی ہین۔

شخص اول الذکر کی نسبت دو فریق متخاصمین پیش ہین۔ ایک فریق یہ بیان کرتا ہے کہ وہ خدائی کا مدعی ہے اور اس کے مُرید اُس کو خدا مانتے ہیں اور اپنے دعوے کی تائید مین ذیل کی عبارات لکھتا ہے۔ "مگر قادیانی خدا بن بیٹھا۔ اس کا طاعونی اشتہار دیکھئے کہ خدا مجھ سے اور میں خدا سے۔ اب فرمایئے خدا بننے مین کیا شک رہا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی ملامت کی۔ تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ۔ مرزا صاحب بھی اپنے مُریدون کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہون گے یا خود ان کو فرماتے ہون گے۔ کہ مین خدا ہون۔"

دوسرا فریق یہ کہتا ہے۔ کہ اس شخص نے خدائی کا دعوےٰ نہین کیا نہ اس کے مرید اس کو خدا یا کسی طرح سے اپنا معبود وہی سمجھتے ہین۔

"قابل مضمون نگار" "نے خدا مجھ سے اور مین خدا سے" کا جملہ لکھنے مین اوسی موروثی دجالیّت اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ حضرت ممدوح کی تحریرات مین ایسا کوئی فقرہ الہامی درج نہین جس کے یہ معنے ہوسکین۔ وہان تو انت منّی وانا منکؑ ہے جس کا لفظی ترجمہ ہے "تو مجھ سے اور مین تجھ سے" الفاظ کو مقدم موخر کرنے مین معانی میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ چونکہ ہر ایک عزت اور عظمت اور خدمت دین و ملت کا شرف اور خدا کی توحید قائم کرنے کی توفیق اس کے فضل کے بغیر نہین مل سکتی۔ اس لئے پہلے حصہ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان تمام خدمتون کے لئے ہم نے ہی تمہین اپنے فضل سے توفیق دے کر ممتاز و معزز کیا ہے اور چون کہ اس پُرآشوب اور پُرفتن زمانہ مین جس مین ہماری (خدا کی) معرفت اور عظمت کی شناخت سے لوگون کی آنکھوں پر تاریکی کا غُبار محیط ہو رہا تھا۔ ہمنے اپنا جلال ظاہر کرنے اور لوگوں کی آنکھون سے تاریکی کے حجاب اٹھانے کی خدمت پہ تجھے مامور کیا ہے پس ہماری معرفت اور عظمت اور جلال کو قائم کرنے اور لوگون کو ہر قسم کے گند اور تاریکی سے نکلنے کی تعلیم دینے اور اونہین مزکی و مطہر بنانے کی خدمت تجھ سے بکامیابی پوری کرائی جاوے گی۔ اِس الہام سے خدائی کے دعوےٰ کا استنباط کرنا غلط اور بے سمجھی کا کام ہے۔

یہ مسلّم امر ہے کہ الہامی کلام کی تفسیر کا سب سے مقدم حق ملہم کو ہوتا ہے اور ملہم کی تفسیر کے خلاف کوئی معنے یا تاویل اپنی طرف سے تجویز کرنے کا کسیکو حق نہین۔ ملہم تو قادیان مین زندہ بیٹھا ہے۔ کاش "قابل مضمون نگار" ذرا عقل سے کام لے کر ان کی کتب سے اس کے معنے دیکھہ لیتے یا کم از کم ان سے دریافت ہی کر لیتے۔ کہ آپ کے اس الہام کیا مقصود ہے۔ اگرچہ ہم یہ جانتے ہین کہ "قابل مضمون نگار" صاحب علم عربی سے بالکل جاہل ہین لیکن اتنی بات تو ہر ایک آدمی کو جاننی چاہیئے۔ کہ کسی پر اعتراض گھڑنے سے پہلے فریق معترض الیہ کے مطالب اور معانی سے آگاہی حاصل کر لینا ضروری ہے۔ انصاف کی رُو سے اعتراضات مسلمات پر ہی جایز ہوسکتا ہے۔ اس کے خلاف اپنی طرف سے کوئی تاویل قائم کرکے اوس کو بنائے اعتراض ٹھہرانا حماقت اور نادانی کا کام ہے۔ جب ان کے مجوزہ معنون کو ہمارے مسلمات اور معتقدات مین کوئی دخل ہی نہین تو بتائین ان کا اعتراض ہم پر ہے یا اپنی عقل پر۔

دوسرا امر جو اعتراض کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جس بات پر اعتراض کیا جاوے وہ یقینی اور پختہ ہونی چاہیئے۔ ظنی اور مشکوک بات پر اعتراض کی بُنیاد رکھنا ہی نہایت شرمناک بات ہے۔ "قابل مضمون نگار" صاحب نے اسی قسم کی ٹھوکر کہا کر لکھا ہے۔ "مرزا صاحب بھی اپنے مُریدون کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہونگے یا خود اون کو فرماتے ہون گے کہ مین خدا ہون"

یہاں "قابل مضمون نگار" صاحب اپنے علم اور یقین سے ان کے دعوے خدائی سے خود انکار کرتے ہین اور صرف ظن اور احتمال پر اعتراض کرنے کی بے باکی دکہلاتے ہین۔ اس کی مثال تو یہی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے شاید فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہوگا تو کیا کسیکو حق پہنچتا ہے۔ کہ اتنی بات پر حصر کرکے ان پر اعتراضات کرنا شروع کر دے افسوس ہے کہ ان خوش کن نادانی کی باتون سے یہ لوگ سچائی پھیلانے کے مدعی بنتے ہین کیا کوئی بھی عقلمند ایک لمحہ کے لئے قیاس کر سکتا ہے۔ کہ ان فقرون سے خدائی کا دعویٰ ثابت ہوسکتا ہے۔

پہر ایک اور فقرہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے۔ "مجھے یاد ہے۔ کہ مین نے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی۔ ملامت کی۔ تو اس نے کہا۔ کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا خدا کا ہاتھ

یہ بات تو اس فقرہ سے صاف عیان ہے کہ حضرت میرزا صاحب مہدی و مسیح موعود قادیانی کا خود دعوےٰ خدائی کرنا ثابت نہین۔ کسی شخص موہوم سے یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ "میرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ"۔ "قابل مضمون نگار" صاحب کی روش سے ہمین یہ بھی امید پڑتی ہے کہ یہ محض از خود تراشیدہ کہانی ہے اور کوئی شخص ان کو واقعہ مین ایسا نہیں ملا۔ جس نے یہ کلمات کہے ہون کیونکہ اگر درحقیقت کوئی شخص ہوتا تو ضرور تھا کہ اس کا نام درج کرتے۔ جب تک کہ وہ کہنے والے شخص کا نام بیان نہ کرین۔ اس وقت تک اس فقرہ کا جواب دینا ہمارے ذمہ نہیں آسکتا۔ بلکہ خود اس کا بار اون کی گردن پر ہے۔

اس امر پر ہم اس وقت غور کرین گے۔ جب "قابل مضمون نگار" صاحب اس کی تصدیق کرا دین گے کہ فی الواقعہ یہ کسی احمدی کے مُنہ سے نکلا ہوا جملہ ہے۔

"قابل مضمون نگار" صاحب کی اس وہم کے برخلاف تمام تحریرات حضرت مسیح موعود کی اس بات پر شاہد ناطق ہین۔ کہ آپ حیّ و قیوم واحد لاشریک خدا کی توحید اور عظمت دنیا پر قائم کرنے کے لئے مامور ہوئے ہین۔ اور ان کے وہم و گمان مین یہ بات نہین کہ وہ خدائی کا دعوےٰ کرین۔ بلکہ وہ اس کو سخت کُفر اور لعنت کا موجب سمجھتے ہین۔ اور اسی شن پہ لگے ہوئے ہین کہ خدا کے سوا جس نے خدائی اور معبودیت کا دعوےٰ کیا ہے۔ اس کی خدائی پاش پاش کرین۔ ان کی نظم و نثر اس مضمون سے لبریز ہے اُنہون نے دُعا کی حقیقت اور فلسفی اور اس کے قبولیت کی راہون کو اس زمانہ میں روز روشن کی طرح عیان کر دکھایا ہے۔ بھلا جو شخص خداتعالےٰ کے حضور مین ہمیشہ دعا کرتا ہو۔ اور اپنے مریدوں کو دعا کرنا ہی تعلیم کرتا ہو اس کی نسبت دعویٰ خدائی کا الزام کفر نہیں تو اور کیا جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

چوں کافر از ستم بپرستد مسیح را
غیورے خدا بسرش کرد ہمسرم

اس پر دعوےٰ خدائی کا الزام سخت کفر نہیں تو اور کیا۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

گر خدا از بندہ خوشنود نیست
ہیچ حیوانے چو او مردود نیست

اے خدا اے طالبان را رہنما
ایکہ مہر تو حیات رُوح ما

بر رضائے خویش کن انجام ما
تا برآید در دو عالم کام ما

اس پر یہ الزام لگانا کہ گویا وہ خدا اور معبود بننے کا مدّعی ہے۔ کفر نہیں تو اور کیا۔

علاوہ ازین جبکہ وہ انت منّی و انا منک کو خدا کی طرف سے الہام بیان کرتے ہین تو ان کے اس بیان کے سامنے یہ بات کہان درست ہو سکتی ہے کہ کوئی اس سے ان کا اپنا دعویٰ خدائی سمجھے۔ خدائی کے مدّعی کو خدا سے الہام کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے یہ دونوں امور باہم یکجا جمع نہین ہو سکتے۔

غرض ان کی تمام تحریرات اور اقوال اور افعال سے کہیں یہ ظاہر نہین کہ وہ خدا یا معبود بننے کا دعوے کرتے ہین۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ کیا ان کے مرید انہین خدا یا معبود مانتے ہین؟ اس کی تصدیق کے لئے ہم حضرۃ ممدوح کے مرید خداتعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ نہ ہم اون کو خدا اور معبود مانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں ایسی تعلیم دیتے ہین ایسے مدعی کو ہم خدا کا دشمن اور ہزار لعنتوں کا مستحق سمجھتے ہین۔

ان تمام واقعات سے بدیہہ طور پر یہ ثابت ہے، کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب یعنے شخص اول الذکر معبودیت اور خدائی کے مدعی نہین اس لئے یہ ثابت نہین ہو سکتا کہ وہ معبودوں کے مخالف ہین پس اس نشان کے رُو سے وہ کسی طرح دجّال نہین ہو سکتے۔

اب رہا شخص موخر الذکر یعنے یسوع۔ ان کی نسبت ان کا اپنا گروہ انہیں [illegible] خدائی کا حصہ دار مانتا ہے اور ان کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا جانتا ہے۔ پس جس شخص کی نسبت یہ ثابت ہو کہ اس کی معبودیّت کا سکّہ اس کے مُریدوں مین جم گیا ہے۔ تو اس کی نسبت یہ بات صریح پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہی ایک شخص ہو سکتا ہے (جو بموجب اعتقاد عیسائی صاحبان) جسے معبودیّت کی عزۃ حاصل کرنے اور دوسرے معبودون کو محروم کرنے کے لئے اُن سے مخالفت ہے اور چونکہ سب سے بڑا معبود خدا ہی ہے۔ اس لئے اس نے اس میدان مین فتح پانے کے لئے سب سے بڑے معبود کی عزت کو ہاتھ مارا اور اس کا ایک حصّہ آپ چھین لیا اور دوسرا حصہ اپنے ایک ہمدرد رُوح القدس نامی کی معرفت لے لیا۔ پس ایسا شخص جس کے معبود حقیقی کے ساتھ ایک رنگ مین ہمسری بیان کی جاتی ہے۔ اس کے سوا معبودون کا مخالف کوئی اور نہین ہو سکتا۔ لہذا یہ امر ثابت ہے کہ جناب "قابل مضمون نگار" کے اس نشان پیش کردہ کے موافق بقول اور بایمان عیسائی صاحبان یہی شخص صحیح طور پر دجال کا لقب پانے کا مستحق ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

ہم نہایت افسوس سے اس بات کی داد دیتے ہین کہ "قابل مضمون نگار" نے دجّال کا ایسا معزز نشان تجویز کیا ہے۔ جس عزت پر ممتاز ہونے کے لئے ان کے اپنے معبود یسوع صاحب ہی مستحق قرار پائے اور ان کی عزت ان کے اپنے گھر مین رہی۔

اِس کے بعد دجّال کا دوسرا نشان جو "قابل مضمون نگار" صاحب نے وضع کیا ہے وہ دعوےٰ خدائی ہے۔ خدائی کے دعوے کے نشان کی رُو سے علیحدہ بحث کی ضرورت نہین پچھلے نشان کے ضمن مین یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ شخص اول الذکر یعنے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کی نسبت دعویٰ خدائی کسی طرح ثابت نہین۔ لہذا وہ اس نشان کے رو سے دجال نہین ہو سکتے۔

دوسرے صاحب یسوع ہین۔ جن کی نسبت ان کی قوم ایمان اور اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ پس "قابل مضمون نگار" کے اس دوسرے نشان کے رُو سے بھی یہ صاحب موخر الذکر یعنے یسوع ہی دجال ثابت ہوتے

ہین۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

دوسرے نشان کے بعد تیسرا نشان۔ جو "قابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے۔ وہ معجزات اور عجائبات کا ادعا ہے۔ مذہبی اصطلاح مین جو معنے معجزات کے لئے جاتے ہین۔ وہ عجائبات کے مترادف نہین ہوتے۔ عجائبات سے ایسی باتین مراد ہوتی ہین۔ جنہین دیکھنے سے انسان ایک تعجب اور حیرت مین پڑجائے۔ جیسے مختلف قسم کے تماشہ گر لوگ عجائب نمائی سے لوگون کو حیران کیا کرتے ہین۔ عجائبات کا ٹھیٹھ ترجمہ ہمارے ملک مین "تماشہ" ہے اور بیان دونون لفظون معجزات اور عجائبات کو جمع کرنے سے یہی سمجھہ آتا ہے کہ "قابل مضمون نگار" نے ان دونون کو ہم معنے لکھا ہے اور معجزات کے مفہوم کو یوروپین لس مین لیا ہے اور اگر بالفرض ان کی مراد وہی حقیقی معجزات ہیں جو ایک مامور خدا کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ اس کی تائید مین ظاہر فرماتا ہے تو یہی اس کا اعتراض ان معجزات پر نہین ہوسکتا جو اپنے واقعہ ہونے کا بین ثبوت اور معتبر شہادت موید رکھتے ہوں۔ زیر اعتراض وہ معجزات ہوسکتے ہین جن کی نسبت دعوے کیا گیا ہو۔ لیکن وہ اپنے ظہور اور وقوع کی شہادت اور ثبوت نہ رکھتے ہوں۔ صرف مدعی اور حامیان مدعی کے منہہ کی باتین ہی ہون۔

اب ہم دیکھتے ہین کہ حضرت میرزا صاحب نے جن معجزات اور نشانات کا اپنے ہاتھ سے ظہور لکھا ہے۔ وہ ایسے ہیں جن کے سینکڑون گواہان۔ دیئے جا سکتے ہین۔ چنانچہ ان کی حقیقت الوحی دیکھنے سے اس کا پتہ بہت اچھی طرح ملیگا۔

خاص پادریون کے گھر مین بعض نشانات واقعہ ہوئے ہین جیسے پادری عبد اللہ آتھم کا نشان جو پیشگوئی کی شق کے موافق اس جہان سے چلدئے اور پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والے مقدمہ کا نشان جس مین اس نے حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا تھا اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے خدا سے الہام پاکر پہلے خبر دیدی تھی۔ کہ "میری بریت ہوگی"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پادری صاحب کا منصوبہ طشت از بام ہوگیا۔ ایسا ہی لیکھرام کی موت کا نشان جو آریون کے گھر مین ہوا۔ اور اسی قسم کے ہزارہا نشانات ہین۔ جن کے واقعہ ہوجانے کے گواہ معتبر اور زندہ موجود ہین اور یہ سب آنکھون سے دیکھنے والے گواہ ہین جو قانون شہادت کے مطابق ضروری امر ہے۔

پس چونکہ ان کے نشانات شعبدہ بازی اور تماشہ گری نہین اور معجزات ہین اور بدیہہ الثبوت طور پر واقع ہوئے ہین۔ اس لئے اس تیسرے نشان پیش کردہ "قابل مضمون نگار" کی رو سے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب دجال ثابت نہین ہوسکتے۔

ان کے مقابل دوسرے صاحب یسوعؑ کی عجائب نمائی کے قصے ایسے ہین جن کا سر ہے نہ پیر۔ مثلاً شراب ختم ہونے کے موقعہ پر پانی کے مٹکوں کو شراب بنا دکھایا۔ دیوؤں کا نکالنا۔ بھوتوں اور پریتون کی۔ اور سورون مین بہوت ڈالکر لوگوں کے سور غرق کردینا سلئے دور کرنا۔ شیطان کے پیچھے پیچھے چالیس دن پھرتے رہنا۔ اور پھر اس سے بھاگ جانا مرگی اور جھولے کے مارے ہوئے لوگون کو چنگا کر دکھانا۔ پطرس کی ماں کو تپ اتارنے کا تماشہ دکھانا۔ طوفان کو فرو کر دکھانا۔ حبس طمث کرنا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ ایسے معجزات بیان کئے جاتے ہین جن کی رویت کا کوئی گواہ نہین پیش کیا گیا ان کا بیان محض عجوبہ نمائی کی طرح کہانیون کی کتاب مین ہے۔ کوئی جوڈیشل ثبوت موجود نہین کہ یہ باتین واقعہ ہوئی بھی تھین۔ یہ نرا ادعا ہی ادعا ہے۔

لہذا "قابل مضمون نگار" صاحب کے تیسرے نشان نے بھی اسی بات پر انصاف کو مجبور کیا ہے کہ وہ شخص ثانی الذکر یعنے یسوعؑ کو ہی اس کا مصداق ٹھہرائے۔

بے شک "قابل مضمون نگار" صاحب اس امر مین داد پانے کے مستحق ہوسکتے ہین لیکن ہمین افسوس آتا ہے۔ کہ ان کے مکروہ زمانہ پر ہم کیا آفرین کہیں۔ ان کو آفرین کہنے والے بہت سارے ان کے اپنے بھائی ہی نکل آوین گے بلکہ ان کی کمیونٹی کو عام طور پر ان کی اس ہمت کی داد دینی چاہیئے۔ کیونکہ انہون نے ان کے خداوند یسوع مسیح کی ناقص لعنت مین دجال بننے کے ثبوت دے کر لعنت مکمل کردی ہے تاکہ گنہگارون کی نجات کا رستہ زیادہ آسان ہوجائے۔

دجالیت بھی چونکہ لعنت ہی کی ایک شق ہے اور ابھی تک عیسائیون کو معلوم نہ ہوئی تھی۔ انہین اس موجد کا شکرگزار ہونا چاہیئے۔ بے شک سوائے ان کے مزعومہ ملعون کے اس کے اٹھالنے کا حق ہی کسے ہوسکتا ہے۔ لیکن ہمین بہت رنج اور افسوس آتا ہے کہ یہ لوگ ایسے پاک انسان کو لعنتون کے طوق سے ابھی تک نکلنے نہین دیتے۔

ہمین اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب تحفہ سرحد ہنون خوش ہون گے۔ کہ ہمنے ان کی درخواست کی تعمیل کردی ہے۔

اب ہم اپنے مضمون کی پہلی شق کو یہین ختم کرتے ہین اور اس کے بعد دوسرے شقون کو کسی وقت پورا کرین گے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

جلسہ سالیانہ پر آنے والے احباب خیال رکھین کہ اخیر دسمبر کے ایام مین جہان کہین دو چار آدمی ملکر سفر کرین ریل کے کرایہ مین یہ رعائت ہوتی ہے کہ درجہ سوم کا کرایہ دیکر مسافر درجہ درمیانہ مین سفر کرسکتا اور ایسا ہی کچھہ اور رعائتین بھی ہین۔ آنیوالے احباب اُن سے ضرور فایدہ حاصل کرین۔ علاوہ ازین اس جلسہ کے واسطے ریلوے کرایہ مین خاص رعائتین (جیساکہ بعض دیگر قومی جلسون کو حاصل ہین) حاصل کرنے کے واسطے بھی افسران ریلوے کے ساتھ خط وکتابت جاری ہے۔ جس کے نتیجہ سے بعد فیصلہ احباب کو اطلاع کردیجائے گی۔ (انشاء اللہ)

بقایاداران توجہ فرماوین

فصل دین ۲

سنو! میرے اس بیان کی تصدیق کے لئے جو مین نے آپکے طرز استدلال کو مدنظر رکھکر کرآپ کی بیان کردہ پیشگویون پر آپ کے دعوٰے نبوت کا مدعی ہونا ثابت کیا ہے۔ ایک تائیدی شہادت آپکے رسالہ ہذا کے صفحہ ۲ سے جہان آپ لکھتے ہین (کہ جھوٹے ملہمون کی پیشگویان سچی نہین ہوا کرتین. جس کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو اپنے ظن باطل مین بوجہ اس کے کہ آپ کے گمان مین بعض اخبار غیبیہ اس طریق پر پوری نہین ہوئین جس کو آپ سمجھے ہوئے تھے۔ سچا ملہم تسلیم نہین کرتے) یون پیدا ہوسکتی ہے۔ چونکہ اخبار غیبیہ کا سچا ہونا سچے نبیون کی علامت ہے جس کا بیان استثنا باب ۱۸ آیت ۲۱ مین ہے اور آپ کو مسلم ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی آپ کے نزدیک یہی اصول متنبط ہوتا ہے۔ اور آپ کی یہ مذکورہ بالا پیشگوئیان جو آپ نے قبل از وقت انبیاء علیہم السلام کی طرح شائع کی تھین۔ پوری ہوگئی ہین. جن کے پورا ہونے کا ذکر جناب نے اسی رسالہ مین فرمایا ہے۔ پس آپ اس مسلم اور محکم اصول کے لحاظ سے ضرور سچے نبی ہین۔ اور کوئی وجہ نہین۔ کہ آپ ایک دلیل (اخبار غیبیہ کا پورا ہونا) اور مدعیون کے لئے تو مثبت دعوے نبوت صادقہ سمجھتے ہوں اپنے لئے اسی دلیل کو یعنے اخبار غیبیہ جو آپ نے قبل از وقت شائع کی تھین اور آپ کے خیال مین پوری بھی ہو گئی ہین۔ اپنی نبوت کے لئے دلیل قرار نہ دین۔ آپ کے خیال مین اثبات نبوت کی یہ ایک ایسی قوی دلیل ہے۔ کہ جس کی صداقت پر آپ کو ذرا شبہ نہین ایک مدعی صادق کی تکذیب کا دارومدار اسی دلیل پر آپنے رکھا ہے۔

ہمارا چالباز حریف شاید عوام کے سامنے اس دلیل پر یہ جھوٹا شبہ کرسکے کہ مین نے یہ اصول (پیشگویون کا پورا ہونا) ملہمون کے واسطے پیش کیا ہے نبیوں کو اس دلیل سے کوئی تعلق نہین لہذا اس سے میری نبوت پر استدلال کرنا صحیح نہین۔ سو اس کے اس مغالطہ کو دور کرنے کے لئے ناظرین خوب یاد رکھین۔ کہ اس کے نزدیک ملہم اور نبی مین کوئی

---

[1] مین ان لوگون پر تعجب کرتا ہون کہ جو ختم نبوت کے قائل ہین۔ اور پھر اون تمام احادیث کا انکار نہین کرتے، جن مین حضرت نبی کریم سے بکثرت مروی ہے۔ کہ مسلمان کا رویا نبوت کا چالیسوان حصہ ہے اگر نبوت کے تمام دروازے قیامت تک بند ہین۔ تو پھر یہ دروازہ کیدن بند نہین

منہ

فرق نہین۔ بلکہ نبی اور ملہم کا ایک ہی مفہوم بیان کرتا ہے۔

(الہامی کتاب صفحہ ۲ و ۳)

یاوہ گو مولف یہ بیہودہ عذر (عذر نامعقول ثابت نے کند الزام را) پیش کرکے لوگون کے نزدیک اس الزام (دعوٰے نبوت جو اس کی مولفات سے مترشح ہوتا ہے) سے اپنے برائت کرسکتا ہے کہ وہ یہ کہدے کہ مین نے صرف ہنسی اور تمسخر سے ایسا فعل قبیح کیا ہے۔ جس کی تہ مین کچھ بھی سچائی نہین۔ مگر اس کے اس اقرار سے کہ مین نے یہ ایک اوباشانہ چال چلی ہے۔ پتہ لگ سکتا ہے کہ علم و فضل سے کس قدر نہرا حل[1] دور شرافت سے گرے ہوئے تمسخر آمیز سوقیانہ کلمات استعمال کرنے کا عادی ہے۔ علاوہ برین اس قسم کے استہزا سے انبیاء علیہم السلام اور ان کی پیشگویون کی جو حقارت متصور ہوسکتی ہے۔ وہ اہل اسلام سمجھ سکتے ہین۔ ایسے امور عظام کمتعلق حقارت آمیز استہزا کرنیوالا انسان کس مذہب و ملت کا ہوگا۔ اس کا جواب ہمارے ناظرین دے سکتے ہین اس قسم کے معتقدات ہین جن کی وجہ سے علماء نے اس پر کفر کے فتوے لگائے اور اس کے خاص اساتذہ مین سے بعض نے اس کی کتابون کی نسبت یون فتوے دیا کہ ان کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے اور یہ جلا دینے کے قابل ہین۔ اور محمد حسین بٹالوی نے اس کے اعتقادات کو ملاحدہ اور معتزلہ اور باطنیہ کے خیالات کا مجموعہ قرار دیا ہے۔

---

[1] اشعار ذیل کا شعراء کی کلام سے اقتباس کرکے موقعہ بیموقعہ اپنے مولفہ رسائل مین اس علم و فضل کے ادعائے کے ساتھ درج فرمانا آپ کی شرافت اور نجابت پر کافی دلیل ہے۔ جناب مرزا ثناء اللہ صاحب (حضرت مرزی) کی ہر ایک تصنیف ہر ایک تحریر مین خواہ شرفاء کے مجمعون مین ہو یا علماء کے مقابلہ مین ہو اس قسم کے گندے مضامین کے سینکڑون اشعار کا بتکرار استعمال آپ کی عادت مین ہے۔ جس سے آپ کی فطری مذاق اور طبعی میلان کا پتہ لگتا ہے۔ مزید برآن اس غیر معقول طریق پر جو آپ نے صغر سنی مین کسی شاعر مذاق کے زیر تربیت رہ کر حاصل کیا ہے۔ آپ کو ناز ہے۔

ایک آریہ جس کو آپ کے اس ناپسندیدہ طریق سے نفرت تھی اور اُس نے کئی مرتبہ اس عادت کا شکوے بھی کیا ہے۔ مخاطب کرکے اخبار اہلحدیث ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین فخراً تحریر فرماتے ہین (شکر ہے پنڈت جی نے میری اثر صحبت سے اس مضمون مین دو تین شعر بھی لکھے ہین اس لئے مناسب ہے۔ کہ مین بھی اُن کی خاطر اُسی وزن مین دو تین ان کو سنا دون۔ اشعار کے مضامین پر پیارے ناظرین توجہ فرماوین۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیان ✻ بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہین

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ✻ مصلحت را تہمتے بر آہوئے چین بستہ اند

(بقیہ حاشیہ)

ہم بھی ہیں سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو ✲ آج دیکھیں کاٹ تیری ابروئے خمدار کی

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن ✲ ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

بُت کہتے ہیں آرزُو خدائی کی ✲ شان ہے تیری کبریائی کی

نہیں تقصیر اس بُت کی جو ہے میری خطا گستی ✲ ارے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے ✲ کیا وعدہ اونہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

مُجھ سا مشتاق جہان مین کہین پاوگی ✲ گرچہ ڈھونڈوگی چراغ رُخ زیبا لیکر

خوب کیئے لاکھوں ستم اس پیار مین بھی اپنے ہمپر
خدانخواستہ گر خشم گین ہوتے تو کیا کرتے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ✲ وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا
زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ✲ کنجے گرفت و ترس خدارا بہانہ ساخت (الہامات)

دوسرا رسالہ حق پرکاش مؤلفہ امرت سری مُلّان ملاحظہ ہو جس مین یہ شعر لکھے ہین۔

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی ✲ کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا ✲ بتوں سے ہم نہ پھرین ہم سے گو خدا پھر جا

نازک خیالیان میری توڑین عدو کا دل ✲ مین وہ بلا ہون شیشہ سے پتھر کو توڑ دون

سبب نے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا ✲ ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

دیکھو اُس چشم کی شوخی ✲ جب کسی پارسا سے لڑتی ہے

ہائے یہ زلف سیاہ ڈس گئی ناگن بن کے

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت ✲ خود سوئے ما نہ دید و حیا را بہانہ ساخت

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے ✲ انہین زلفون کے سب اسیر ہوئے

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھین تو ✲ یار ہو سامنے دیکھے نہ ادہر دیکھین تو
دیدار می نمائی و پرہیز مے کنی ✲ بازار خویش و آتش ما تیز مے کنی

وصیّت ۸۵ء

مین مسمّی احمد نور ولد اللہ نور قوم افغان ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش حواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳- اپریل سنہ ۶ء حسب ذیل وصیّت کر دیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴- دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۳) مین اقرار کرتا ہوں کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مُرید اور پیرو ہون۔

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ للعہ کا مال میری دوکان مین میرا حصّہ ہے اور ایک مکان ہے۔ جس کے نصف کا مین مالک ہون اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ساتوین حصّے کے متعلق یہ وصیّت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جایداد کا یہ حصّہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیّہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیّت کردہ جایداد سے مفاد اُٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیّت کردہ جایداد کی مالک متصوّر ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیّت کردہ جایداد سے کوئی تعلّق نہین۔ اگر میری جایداد وصیّت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے

(۵) میں اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد (مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ) پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (ماسوا جائیداد مذکور) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو

ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق ۴/۵ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں احمدی جماعت میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہوں گی۔ دارالامان قادیان میں پہنچاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کر دونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر نعش کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوں گا۔ فقط

العبد

احمد نور ولد اللہ نور ساکن قادیان قوم سید افغان

رسید زر

تاریخ	رقم	نمبر	نام	
۲۱ نومبر ۱۹۰۶ء	عہ	۱۲۴۷	عبد المجید صاحب	۶/
۲۲ " "	عہ	۱۳۱۴	لالہ بشمبر داس صاحب	سے
۲۲ " "	عہ	۷۸۹	غلام شاہ صاحب	۶/ ۱۲
۲۳ " "	عہ	۱۲۵۱	عبد اللہ صاحب	۶/ ۱۲
۲۳ " "	عہ	۱۲۸۴	عابد حسین صاحب	سے
۲۴ " "	عہ	۱۳۰۸	محمد افضل صاحب	سے
۲۴ " "	عہ	۱۲۸۹	فضل کریم صاحب	سے
۲۵ " "	عہ	۱۳۱۸	مولا داد صاحب	سے
۲۵ " "		—	سید کرم حسین صاحب	عہ
" " "	عہ	۵۹۴	محمد برکت علی صاحب	۶/ ۱۲
" " "	عہ	۳۵۴	ہدایت اللہ صاحب	سے
" " "	عہ	۹۱۸	بابر خان صاحب	سہ
" " "	عہ	۹۳۰	عمر الدین صاحب	سہ
" " "	عہ	۱۳۵۱	محمد شریف صاحب	صہ

وی پی آتے ہیں۔ جن صاحبان کیطرف سے قیمت اخبار تاحال وصول نہیں ہوئی ان کی خدمت میں اخبار بدر بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے ایسے صاحبان کے نام علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے ہیں چونکہ ابسال کا اختتام ہے اس واسطے جو صاحبان اب تک بھی قیمت ادا نہ فرماوینگے ان کا اخبار مجبوراً بند کرنا پڑیگا۔

براہین احمدیہ اور دریثمین کی رعایتی قیمت کی آخری تاریخ ۳۰ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۰۶ع ہے

اصل قیمت براہین احمدیہ ہر چہار حصص ۲۵ روپیہ میں رعایتی قیمت ۱۲/ع جلد کی قیمت ۱۲/ زائد ہے۔ دریثمین کی اصلی قیمت ۶/ رعایتی کتب ۲/ زائد ہے ۱۸ دسمبر سے پھر اصلی قیمت لگائی جاوے گی۔

بعد شکایت نہ فرماویں نیز یہ بھی یاد رہے کہ مابعد قیمت بابت ۱۹۰۶ء مبلغ ۳ روپیہ ہے اور مابعد کی قیمت بابت ۱۹۰۷ء مبلغ للعہ ہوگی۔

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے متبدل کرنے کا اس زمانہ مین کون آرزومند شائق نہو گا جن نوعمروں کے بال سفید ہو چلے ہون اُن کا ذکر کیا اچھے اچھے حُسن بزرگوار بھی سفید ریش کہلانے سے اگر ظاہر اظہور نہین تو دل مین ضرور افسردہ ہوتے ہون گے ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا ہمین زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہین اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب مین کاسٹک جیسی مضر شے نہین ہے تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہین قیمت فی بکس عمر ۔ علاوہ محصولڈاک ۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیان اعضاء رئیسہ کی قوت بڑہانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے مین بینظیر ہین

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیون اور فوائد کے سبب عام مشہور ہو رہی ہین ضعف اعضائے مخصوصہ ضعف اعصاب ضعف دماغ آنکھون کی کمزوری وغیرہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین کمزور کو طاقت ور بوڑھون کو جوان اور جوان مرد بنانے مین ازبس مُفید

اگر آپ ان سربستہ رازون کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلز استعمال کرین

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنیسے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور برپا کر چکے ہین ۔ تو ان گولیون کو استعمال کر کے ضروری فایدہ اٹھاوین

اگر آپ کا دماغ چکراتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو تو ان گولیون کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کر کے قوت حافظہ کو بڑہاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے ۔ اگر آپ کو نسیان ہو اور ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپ کے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیون کو دور کرنیکیلئے جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فائدہ بخشتی ہین ۔ اگر آپ بڑہاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانون کی طرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور افسردہ اعضاء مین جستی و تحریک پیدا کر کے اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان گولیون کو جو اندرونی خرابیون کو دور کر دیتی ہین استعمال کرین ۔ نوٹ ۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرمادین ۔ قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر ۔ ڈاکٹر عباد اللہ ۔ کٹرہ جیل سنگھ ۔ امرتسر

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماوین اول مفت منگائیے۔ دیکھئے پہر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند ے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیئے صرف ۸ ر فی تولہ

سنون دنداں۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے منگایا وہ حظ اوٹھایا کہ پہر دانتون کی شکایت زبان پر نہ لایا بس ہماہے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ مین یا اتفاقیہ ہیں۔ کہلن دندان یا بدبو دہن مین مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑہون سے خون آتا ہو یا مسوڑے پہولتے ہون فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مترا اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت ۸ ر فی بکس۔

بکس محافظ النسل۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے مایوس مریضوں کو درمقصد پہونچایا ہے اور مہلک سے مہلک امراض ... نا طاقتی ... کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے اب ناطاقتون کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی مین مایوس نہ ہون اس مین مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہین۔ سونے چاندی کی گولیان طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت ۵ ر ہے اگر صحت مین کسیقدر کمی ہو۔ تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی مریض اپنی حالت لکہتا رہے۔

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکہین۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

خط و کتابت۔ کیوقت تمام خریداران کو چاہیئے کہ اپنی نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کرین بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸ دیدیا کرتے ہین یہ نمبر خریداری نہین ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دین ان کو چاہیئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بہی ساتھ ہی دیا کرین تاکہ جواب دینے مین آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندہر جنہوں نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھہ بنلاتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین ہین اُمید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ نور الدین

کارخانہ دوائے ممد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کے اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہین انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کر کے علاج کرادین خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر لیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہین کہ ہندوستان مین دہوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اُسی نے دوا مین تاثیر رکہی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بہیرہ۔ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ مینجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ تازہ خبرین و تارین ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل و معقول و سچائی ہین اس لیے تمام حلقوں مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپ نے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرماوین نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۔۔ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستون کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت بلکہ ٹکٹ بھی کارخانہ جات کی طرف سے (رسالہ گوہر نادرہ) دنیا بہر مین نایاب کتاب نہایت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بہیجئے پہر جسقدر آپ اور آپکے دوستون کیلئے ضرورت ہو پتہ ذیل سے مفت ملیں گے۔ جنرل مینجر سپر کارخانہ جات ... ضلع انبالہ

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ دو من تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ اور درجہ دوم مبلغ ہے مبلغ عنہ بیعانہ آنے پر خراس دیا جاتا ہے۔ بیلنے کی ویڑنے والے بھی تیار ہین۔

مشتہران مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپورہ

اس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزز ترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن مین بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہین جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حسن و قبح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لاحاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جسمین بڑی شہادت موجود ہے۔ اپنی نوع کا نرالا اور شاید دنیا مین پہلا خط اور کسیکی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے۔

از جناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہین) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مین ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم میں دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دوائیون سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے مین ہمیشہ اس کو بھی بنظر حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ مین قیلولہ کر رہا تہا مجھے اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو مین اسکی قیمت سے بہی ڈرتا تہا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہیئے لہذا عرض ہے کہ بدیدن کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائین۔

دوسرا خط جو بعد مین آیا

برادرم حکیم صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مین نے آپکے اشتہارات (مفرح عنبری) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکہایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بہی کیگئی اور یہ بہی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالی کی طرف سے اشارات ہو چکے ہین اور تب سے مجھے کامل یقین ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدین آپکا تابعدار غلام رسول۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت۔ حویلی کابلی مل لاہور